آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر معراج

12-April-2018

هفتيوار سنتن پري اجتماع ۾ ٿيڻ وارو

سُنّتن پريو بيان

((For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شَریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی:یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی، میں سارا وَقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔ (1)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی مرا شِعار دُرُود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مشکبار دُرود
اُس مہک پہ شمیم بیز سلام اُس چمک پر فروغ بار دُرود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام اُن کے ہر لمعہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوٰۃ... الخ، ۳/۱۹۸، رقم: ۳۶۳۱ ملتقطاً

(ذوقِ نعت، ص۸۶،۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابَرکت رات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں عظیمُ الشّان فضائل وبرکات والی یہ مُقدّس رات نصیب فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعْجِزہ عطا ہوا۔ **اس رات** تمام فِرِشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری بُراق لے کر حاضر ہوئے، فِرِشتوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنایا، نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے بَیْتُ الْمَقْدِس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے مَعْذِرت کرلی، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عَقْل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فَرض کیا گیا، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کا قُربِ خاص حاصِل ہوا، **اس رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔

الغرض معراج کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ معراج کو بیان کرنے کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟ بہرحال نہایت ہی تَوَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت دِل میں مزید اُجاگر ہوگی۔

سفرِ معراج کا خلاصہ

"تفسیرِ صِراطُ الجنان" جلد 5 صَفْحہ 414اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقدّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت واِیمان سے بھر دیا۔اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام واِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کرکے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔بَیْتُ الْمَقْدِس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کُھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارک بادیں دیں، حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقَرَّبِین کی آخری منزل سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی تک

پہنچے۔اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقرَّب فِرِشتے کی بھی مجال نہیں ہے،اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعذِرَت کرکے وہیں رہ گئے،پھر مقامِ قُربِ خاص میں حُضور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق کے اَفکار و خیالات بھی پرواز سے عاجز ہیں۔وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنعاماتِ اِلٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے،زمین و آسمان کی بادشاہت (Kingship) اور اُن سے افضل و بَرتَر عُلوم پائے۔اُمّت کے لئے نمازیں فَرْض ہوئیں،نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی،جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔(تفسیرِ صراط الجنان،۵/ ۴۱۴-۴۱۵ملخصًا)

دے دیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۰ تا ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں قدم قدم پر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی کئی عظیم الشان نشانیاں مُلاحظہ فرمائیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ مبارکہ کو عظیمُ الشان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کو غُسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زَم شریف کو ہی کیوں منتخب فرمایا؟ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس کی حکمت کو بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو حطیمِ کعبہ میں لائے، ابھی تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دولہا کے جسم کو غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَمْ زَم دوسرے پانیوں (Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس

لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنتَخب ہوا۔ ایمان و حکمت اُنڈیل کر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلب شریف میں ایمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادَتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (مر آۃ المناجیح، ۸/ ۱۵۲ ملخصًا) (نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا) سینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُورٌ عَلٰی نُور ہو گیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَم زَم، جنّتی سونے کی لگن میں حرم کا پانی شریف سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے۔ (مر آۃ المناجیح، ۸/۱۳۶ ملخصًا) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نُور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مچل مچل کر جَبیں کی خَیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نَہانے میں جو گِرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بَھر لیے تھے

بَچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جَنَّت کا رنگ و رَوغَن
جنھوں نے دولھا کی پائی اُترن وہ پُھول گُلزار نُور کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۱)

مختصر وضاحت: (شبِ معراج) نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کا صَدقَہ اُتار کر نُور کی خَیرات تقسیم کی جا رہی تھی، چاند سورج اِس قدر روشن ہونے کے باوُجود مچل مچل کر پیشانیِ مُصطَفٰی کی خیرات مانگ رہے تھے۔ معراج کی رات رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے غُسل شریف کا مبارک پانی ستاروں نے اپنے دامن میں محفوظ کر لیا تھا، آج اُسی پانی کا حُسن و جمال روشنی کی صورت میں ستاروں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کے تلووں کے بچے ہوئے دھوون سے جنّت کو رَنگ و روغن کیا گیا، جنہیں شبِ اَسراء کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَقدَس سے بَرَکتیں لینے والے لباسِ مبارَک سے فَیض مِلا وہ پھول نورانی باغ بن گئے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان وشوکت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معراج کی رات نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لامکان تک جا پہنچے، جیسا کہ نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود اِرشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا ، جسے بُراق کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا ہے، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، حدیث: ۴۱۱، ص۸۷) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ ہے اِس لئے بُراق کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قِیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہوگا سُواری کے لئے مگر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق سب سے اعلیٰ ہوگا وہ یہی بُراق ہے۔ مفتی احمد یا خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں بَراتی پیدل اور گھوڑا خِراماں خِراماں (آہستہ آہستہ) چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی خِراماں (آہستہ) تھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۷ملخصًا)

سفرِ معراج کی مبارک سُواریاں

اِمام عَلائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُواریاں پانچ(5)طرح کی تھیں:(1)(مکّے سے)بَیْتُ الْمَقْدِس تک بُراق پر،(2)بَیْتُ الْمَقْدِس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر،(3)آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فِرِشْتوں کے بازوؤں پر، (4)ساتویں آسمان سے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے بازو پر اور(5) سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے مقامِ قَابَ قَوْسَین تک رَفْرَف پر۔(روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/۱۴)

سفرِ معراج کی منزلیں

علّامہ شہابُ الدّین محمود آلُوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَیْتُ الْمَقْدِس سے مقام قابِ قَوْسَین تک پہنچنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دس(10)منزلیں طے فرمائیں:(1) پہلا آسمان(2)دوسرا آسمان(3)تیسرا آسمان(4)چوتھا آسمان(5)پانچواں آسمان(6)چھٹا آسمان(7) ساتواں آسمان(8)سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی(9)مقامِ مُسْتَوٰی جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور(10)عرشِ اعظم۔(روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/۱۵ ملخصاً)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں سَفرِ معراج کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

ہیں صَف آرا سب حُور ومَلَکْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں — اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ — محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر — جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عزّ و جلال اللہ! اللہ!یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ! یہ حُسن وجمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا مشاہدہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سفر معراج میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارَک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! سنیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں کیا کیا مُلاحظہ فرمایا، چنانچہ

عالیشان جنّتی محل

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بھی بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے اِبنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات ومشاہَدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنت کے بارے میں بتایئے

تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔(سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حِصّہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حِصّہ عَرش کے درمیان میں ہے؟، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اِس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سُورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اِختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنتقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عَرض کی: جی ہاں! یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض کی: حضرت عُمَر بن خطّاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔ یہ سُن کر امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر رِقّت طاری ہوگئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، الجزء:۲۶۴/۱۲،۶، حدیث:۳۵۸۳۳ ملتقطاً)

پس صِدّیقِ اکبر مُصْطَفٰے کے سب صحابہ میں ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

سونے کا محل

حضرت سیِّدُنا ابو بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:(شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: ”لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ یہ محل کس کا ہے؟“ فِرِشتوں نے عَرض کی: ”لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔“ میں نے کہا: ”اَنَا عَرَبِیٌّ میں عَرَبی ہوں۔“ فِرِشتوں نے عرض کی: ”لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ یہ ایک قَرَشی نوجوان کا ہے۔“ میں نے کہا: ”اَنَا قُرَشِیٌّ میں قَرَشی ہوں“، فِرِشتوں نے عَرض کی: ”لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔“ میں نے کہا: ”اَنَا مُحَمَّدٌ محمد تو میں ہوں۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ”لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے۔“ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہو جاؤں تاکہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔“ یہ سُن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض کرنے لگے: ”بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔“(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ملتقطاً)(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی،باب مناقب عمر بن الخطاب۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹)

رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۲۶)

حوروں کا سلام

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے "بَیْدَخ" نامی مقام میں داخل ہوا جہاں موتیوں، سبز زَبَرْجد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ" یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر 72 تلاوت فرمائی:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ ج ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

(البعث والنشور للبیھقی، باب ما جاء فی صفۃ الحور العین، ص۲۱۵، حدیث: ۳۴۰)

مدّت سے جو اَرمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص۶۷)

جنتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں

نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مِٹّی مُشک کی تھی،[1] پھر چار(4) نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے(نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد(Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیّار کررکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اِس کا خَیال گزرا۔[2]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اِس قَمر کے قدم گئے تھے

(حدائق بخشش، ص۲۳۷)

شعر کی وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقدّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

---

[1]... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکرادریس علیه السلام، ۲/۴۱۷، الحدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

[2]... دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلیٰ، ۲/۳۹۴

(حدائق بخشش، ۲۳۷)

شعر کی وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرَب کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بیان / ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ذکرِ مُصْطَفٰے سے سینے کو شاداب و آباد رکھنے اور سیرتِ مُصْطَفٰے پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ (Associate) ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"بیان / ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ ہر اسلامی بہن روزانہ اِنفرادی طور پر یا تمام گھر والوں کو (جن میں نامحرم نہ ہوں) جمع کرکے **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **سنّتوں بھرے بیانات** اور مَدَنی مذاکرہ نیز "مکتبۃ المدینہ" سے جاری ہونے والے دِیگر مبلغین کے سنتوں بھرے بیانات ضرور سُنیں۔ مدرَسۃ المدینہ (بالِغات) میں ہفتہ وار اور جامعۃُ المدینہ میں روزانہ "اجتماع" کیجئے۔ (روزانہ سنّتوں بھرا بیان یا کم از کم ایک مَدَنی مذاکرہ سُننے والوں سے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بے انتہا خوش ہوتے ہیں)

اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✤ **مدنی مذاکرے کی برکت** سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے کی برکت** سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے کی برکت** سے دِینی

معلومات (Islamic Information) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ آیئے! بطورِ تَرغیب کیسٹ بیان کی ایک مَدنی بَہار سُنئے چنانچہ

گانے سننے کی عادت جاتی رہی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گانے بہت شوق سے سنا کرتی تھیں اسی پر بس نہیں بلکہ نمازیں بھی قضا کر دیا کرتی تھیں انہوں نے اپنی اصلاح کیلئے مُعَلِّمَہ کورس میں داخلہ لیا لیکن اس میں دل نہ لگتا تھا، ان کے والد صاحب انہیں مُبَلِّغَہ دیکھنا چاہتے تھے، چنانچہ ان کے والد صاحب نے انہیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کیسٹ بیانات سننے کی ترغیب دی۔ انہوں نے والد صاحب کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بنام "خاموش شہزادہ" سننا شروع کر دیا، جیسے ہی ولی کامل امیرِ اہلسنّت دَامت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیہ کی میٹھی میٹھی آواز ان کے کانوں میں داخل ہوئی۔ دل سے گناہوں کا زنگ دور ہونا شروع ہو گیا اور انہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور پنجگانہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ مَدنی بُرقَع بھی اپنا لیا۔ اللہ کریم کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(فلمی اداکار کی توبہ، ص ۱۱)

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروا دیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیاء تم ہو!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سفرِ معراج کا ایک پہلو(Aspect) یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس رات تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا اور جس جگہ اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رَکعت نماز ادا کی۔[1]

مشہور ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔[3] جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہاں تَشْرِیْف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وَقْت سب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِمامت کے لئے آگے کِیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔[4]

نمازِ اَقْصٰی میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز لمحے کی

---

[1] ...مسلم،کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ...الخ، ص۸۷، حدیث ۴۱۱، ملتقطا

[2] ...سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸ ملخصًا

[3] ...نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث:۴۴۸ ملخصاً

[4] ...معجم اوسط، من اسمہ علی، ۶۵/۳، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصاً

منظر کشی کرتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان "وسائلِ بخشش" میں تحریر فرماتے ہیں:

اَقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبرِیل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی اِمامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حَسِیں منظر ہوگا جب دولہا بنا سَرور ہوگا عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷-۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُقتَدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شَبِ اَسرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوّل اور آخِر ہونے کا راز (Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پردہ اُٹھ گیا اور معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنبیاء اور رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنیِ اوّل آخِر کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے[5]

مختصر وضاحت:

شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کرام و رُسُلِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو نماز پڑھائی، اِس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے، جو

---

[5] ... حدائقِ بخشش، ص۲۳۲

انبیائے کِرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنی نُبُوّتوں کے ڈنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے تھے اور اِمامت کا تاج شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلس تقسیمِ رسائل"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شبِ معراج کی مزید بَرَکتوں کو پانے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر خدمتِ دِین کے کاموں میں مشغول ہو جایئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِیۡن کی خدمت میں مصروف ہے، اِنھی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس تقسیمِ رسائل"** بھی ہے۔ اِس مجلس کا کام گھر گھر، دَفتر دَفتر، دُکان دُکان، اسکولز، کالجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِس میں سارا سال شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کُتُب و رسائل اور VCD's وغیرہ کو تقسیم کرنے کی ترکیب بنانا ہے۔

لہٰذا آپ بھی اِس حدیثِ پاک **"تَھَادَوۡا تَحَابُّوۡا"** ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں مَحبّت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نِیَّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَز کم 12 کُتُب و رسائل یا ایک VCD ذاتی رَقم سے خَرید کر اپنے رِشتے داروں، طالبات و معلمات وغیرہ میں تقسیم کریں، مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائل پر مَرحُومین کے نام ڈَلوا کر مُفت (Free) تقسیم کی ترکیب بنایا

کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ مَلَکُوت کی سیر فرما کر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحَظہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مَکّے تک تمام منزلوں اور قُریش کے قافلوں کو بھی دیکھا۔ اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حِصّہ باقی تھا، سو گئے۔

اِس دِلرُبا منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**حدائقِ بخشش**" میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۷)

مختصر وضاحت: یعنی اللہ پاک کی شان دیکھئے کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی ہی دیر میں کروڑوں منزلوں پر اپنا جلوہ دکھا کر واپس بھی تشریف لے آئے، ابھی تک ستارے اِسی طرح چمک رہے تھے اور اُن کے سائے بھی نہ بدلے تھے۔

صُبح کو جب بیدار ہوئے اور رات کے واقعات کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قُریش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو سرداران قُریش کو سخت تَعَجُّب ہوا یہاں تک کہ بعض بد باطِنوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات (Questions) کیے، چونکہ اکثر سرداران قُریش نے بار بار بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی بھی بَیْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے دَر و دِیوار اور اُس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سُوالات کی بوچھاڑ شُروع کردی۔ اُس وَقت اللہ پاک نے فوراً ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ نُبُوَّت کے سامنے بَیْتُ الْمَقْدِس کی پُوری عمارت کا نقشہ پیش فرمادیا۔ چُنانچہ کُفّارِ قُریش آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُوال کرتے جاتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔ (سیرت مصطفی، ص ۷۳۵ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرِ عَرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر — مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

مختصر وضاحت: یَا رَسُولَ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! عَرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوشیدہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! واقعۂ مِعراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمتحان ہے کہ مُخْتَصَر سی

گھڑی میں بیداری کے عالَم میں جسم شریف کے ساتھ آسمان وعَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عَقْل سے بالاتر ہے، اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل **نُورِاِیمان** سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جُھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مَذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس مُعْجِزے کو تسلیم کرلیا، جیسا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا **صِدّیقِ اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے، چنانچہ

تصدیقِ مِعْراج کرنے والے صحابی

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے **مسجدِ اقصیٰ** کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بَیان فرمایا، (کچھ) کفّار وغیرہ دوڑتے ہوئے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق (Testify) کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **پوچھا**: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعی یہ بَیان فرمایا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِکَ لَقَدْ صَدَقَ** یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بلاجھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بَیْتُ الْمَقْدِس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

فرمایا: جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح وشام تصدیق کرتا ہوں ۔جو یقیناً اِس بات سے بھی زِیادہ حَیران کُن اور تعَجُّب والی بات ہے۔پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ "صِدّیق"مشہور ہوگئے۔(مستدرک،کتاب معرفة الصحابة،باب ذکر الاختلا ف فی امرخلافة...الخ،۴/۲۵،حدیث:۴۵۱۵)

اَمیرُ الْمُؤمِنِیْں ہیں آپ اِمامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ — نبی نے جَنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سَبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرَّب ذات ہے اُنکی — رَفِیقِ سَروَرِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ — یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۵۶۵-۵۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابَرَکت مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔پھر عنقریب شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مبارک مہینے کی بھی جلوہ گری ہوگی۔جس کی پہلی تاریخ کو مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے۔آیئے!اِسی مُناسبت سے مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں مُلاحظہ فرمایئے،چنانچہ

سیرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَشرقی پنجاب (ہند)میں 1321ہجری بمطابق 1903ء میں پیدا ہوئے جبکہ یکم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1382ھ بمطابق 29 دسمبر 1962ء میں وِصال فرمایا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والِدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار علاقے کے

معروف اور معزّز افراد میں ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت و بزرگی میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالک بنے گا۔

مُحدِّثِ اعظم پاکستان کے اوصاف

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی (Interest) رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والِدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذِکر و اَذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکرُ اللہ کیا کرتے۔ سُننے والے حیران ہوجاتے کہ اِس عُمر میں ایسا ذوق و شوق۔(حیاتِ محدثِ اعظم، ص۲۷ تا ۳۰ ملخصاً وملتقطاً)

مُحدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن پہلوؤں سے مزید بَرَکتیں حاصِل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ رِسالہ **"فَیضانِ مُحدِّثِ اعظم پاکستان"** کا مُطالعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح اس مہینے کی 2 تاریخ کو کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرتِ مُبارکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سُنّنے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی اسمِ گِرامی نعمان ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے،80 سال کی عُمر میں 2 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم150 ہجری میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن میں سب سے بُلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تابعی ہیں۔ **"تابِعی"** اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں: **"جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔"** (منتخب حدیثیں، ص ۲۵ ملخصاً) سیّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مختلف رِوایات کے تحت چند صحابہ ٔکرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔ (اشکوں کی برسات، ص ۳،۲)

سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَمضانُ المُبارَک اور عِیدُ الفِطر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عِید کے روز) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سخاوت فرمانے والے، عِلم سِکھانے والے، اللہ پاک کا خَوف رکھنے والے، حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے والے، عَفْو و درگزر سے کام لینے والے، فُضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ وپرہیز گاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔ (اشکوں کی برسات، ص ۸ ملخصاً)

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال ہے آپکا فتویٰ
ہیں عِلم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۳)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"اَشکوں کی برسات"** مکتبۃُ المدینہ سے طلب کرکے خُود بھی مُطالعہ (Study) کیجئے اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام آسمانوں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اِمامت فرمائی۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ملاقاتیں فرمائیں۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی بڑی بڑی نشانیوں کو مُلاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور اُس میں موجود نعمتوں کو بھی مُلاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عالیشان جنّتی محل کو بھی دیکھا۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جنّتی حُوروں نے سلام عَرض کیا۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مکّے تک تمام منزلوں اور قُریش کے قافِلوں کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوّل و آخِر ہونے کا راز کُھلا۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لامکاں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بغیر کسی واسطے کے اللہ کریم کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔

اللہ کریم شبِ معراج کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بلا حساب و کتاب داخلِ جنت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پُھول" سے چھینکنے کی سُنّتیں اورآداب سنئے۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اوراگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔(مُعجَم کبِیر، ۱۱/ ۳۵۸،حدیث:۱۲۲۸۴) چھینک کے وَقْت سَر جُھکایئے،منہ چھپایئے اورآواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۹/ ۶۸۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے(خزائن العرفان، صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمْدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللہ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہےاوراتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خُود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص۱۱۹)جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۲۶) مرآۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶)حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح، ۸/ ۴۹۹،تحت الحدیث: ۴۷۳۹) چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اوروہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۲۶)جواب اُس صورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمْد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص۱۲۰) ☆ نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے۔☆ آپ نماز پڑھ رہی ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد ہو گئی۔

☆ کئی اسلامی بہنیں موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل

کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔